THE MOHAMMEDAN SOCIAL REFORMER

تہذیب الاخلاق

جلد چہارم] ۱۵ رجب سنہ ۱۲۹۰ ہجری سنہ ۱۳۰۴ نبوی [نمبر ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

تشریح قیمت و مصرف منافع تہذیب الاخلاق

جسقدر روپیہ بابت اس پرچہ کے بطور چندہ خواہ بطور قیمت وصول ہو وہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہوگا بلکہ اس پرچہ کے اجرا و ترقی میں صرف کیا جاویگا *

جن دوستوں نے شریک ہوکر اس پرچہ کو جاری کیا ہی اور ساتھہ روپیہ سالانہ اس پرچہ کے اجرا کے لیئے بطور امداد دیتے ہیں وہ اس پرچہ کے متعلق معاملات میں بطور ممبر کے متصور ہیں اُن کو اختیار ہی کہ اگر چاہیں تو اَور کسی کو بھی بطور ممبر اپنے ساتھہ شریک کریں اور جو شخص اس طرح پر شریک ہوگا اُس کو بھی ساتھہ روپیہ سالانہ دینا ہوگا *

یہہ پرچہ ہر مہینے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار جیسا کہ مقتضاے مضامین ہوگا چھپا کریگا خریداروں کو چار روپیہ سالانہ قیمت پیشگی دینی ہوگی اور اخراجات روانگی پرچہ سے اُن کو کچھہ تعلق نہوگا *

اگر کوئی شخص کوئی خاص پرچہ خریدنا چاہیگا اُس کو فی پرچہ چار آنہ معہ اخراجات روانگی پرچہ دینا ہوگا *

اطلاع

بخدمت ممبران و خریداران و ناظرین تہذیب الاخلاق

اس پرچہ کی بابت جس صاحب کو کچھہ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا خریداری اس پرچہ کی مد نظر ہو یا کوئی مضمون اس پرچہ میں مندرج ہونے کے لیئے بھیجنا ہو یا زر قیمت اخبار یا زر چندہ یا کچھہ روپیہ بطور ڈونیشن کے عنایت فرماتا ہو تو سید احمد خاں صاحب بہادر سی ایس آئی پاس بمقام بنارس بھیجا جاوے غرضکہ تمام خط و کتابت بابت اس پرچہ کے اُنھی سے کی جاوے کیونکہ یہہ پرچہ علیگڈہ میں چھپکر اُن کے پاس چلا جاتا ہی اور وہاں سے تقسیم ہوتا ہی اور تمام حساب کتاب اسکا سب اُن کے پاس رہتا ہی *

اس پرچہ میں صرف مضامین مفیدہ جو مسلمانوں سے متعلق ہیں چھاپے ہوتے ہیں اور اسی سبب سے اخبار امصار و دیار اس میں مندرج نہیں ہوتے — مقصود اس پرچہ کے اجرا سے یہہ ہی کہ مسلمانوں کی حسن معاشرت اور تہذیب کی ترقی ہو اور جو غلط اوہام مذہبی اس ترقی کے مانع ہیں اور درحقیقت وہ مذہب اسلام کے برخلاف ہیں وہ بھی مٹائے جاویں *

مضمون نمبر ۱۵۷

التماس

بخدمت حضرت كاشف الغطا و كشاف حقيقت

چند پرچے اخبار نورالانوار كے جنمیں میں میرا حال يا ميري بعض تحريروں كا جواب تها ميرے پاس پهونچے معلوم نہيں كه يهه عنايت اڈیٹر صاحب كي هی يا مهرباني أن كے كارسپانڈنٹ كي بهر حال ميں دونوں كا شكر كرتا هوں خصوصاً أن تهذيب بهرے فقروں كا جن سے أن كي طينت كي پاكي ايسي هي ظاهر هوتي هی جيسے آئينه سے عكس غالباً أن كے بهيجنے سے همارا آگاه كرنا هی كه تمام مسلمانوں كو هماري تحريروں پر توجهه اور همارے حال پر مهرباني كي نگاه هی اور يقيناً يهه بهي مقصود هوگا كه أسكا كچهه جواب ديا جاوے مگر جهاں تک أن تحريرات كو همارے ذاتي خيالات سے تعلق هی أسكا جواب شكر هی كيونكه جسقدر برائياں هم ميں هيں أن ميں سے تو كچهه بهي بيان نهيں كيں باقي جسقدر دارالعلوم اور تهذيب الاخلاق سے متعلق هيں وه هماري دلي خوشي كا سبب هيں أن تحريرات سے اندازه أس قوت اور مضبوطي كا هوتا هی جو هماري رايوں كو به نسبت مسلمانوں كي موجوده حالت اور أنكي تعليم و تربيت كے هی اور جس كے سبب سے همكو أن ميں ايک عظيم تبديلي كي ضرورت معلوم هوتي هی جس شخص نے أن تحريرات كو ديكها هوگا وه ضرور أس راے كو تصديق كريگا جو انڈين ابزرور نے نسبت مسلمانوں كے دي هی *

همنے وه فتوے بهي ديكهے جو لكهنؤ كے مولويصاحبوں نے نسبت دارالعلوم كے لكهے هيں مگر افسوس هی كه أس پر أنكے دستخط ابتک نهيں هوئے جتنے كه هندي كے دستخط هوجانے اور فارسي كے أٹهه جانے كي نسبت هوچكے هيں كيا إن مولوي صاحبوں سے اس سے زياده اور كسي فتوى كي أميد تهي سچ همارا رونا تو اسي موجوده حالت كے ديكهنے پر هی اور دارالعلوم كي تجويز ايسے هي تنگ و تاريک خيالات كے مٹانے كے واسطے هی كيا كوئي دانشمند منصف آدمي ان فتووں كو بهي ديكهه كر مسلمانوں كے حال پر آٹهه آٹهه آنسووں سے نه روويگا *

هم نے وه اشتهار بهي ديكها جو پرچهه نورالانوار ارقام خلاصة اهل الاتفاق كے جاري كرنے كي غرض سے مشتهر كيا گيا هی اس اشتهار نے همكو خوش كيا اور بهت خوش كيا كيونكه أس كا صرف أس اتحاد كے روكنے كے ليئے جاري كيا جانا مقصود هی جو تهذيب الاخلاق كے ذريعه سے پهيلتا جاتا هی همكو أميد هی كه اچهے تربيت يافته عالم أسكي مدد كرينگے اور اپنے علم كے جوهر دكهاوينگے اور همارے اتحادي پرچه كو بهي أس سے فائده هوگا كيونكه پهول كي خوبي أس وقت تک ظاهر نهيں هوتي جب تک كه كوئي خار أس كے پهلو ميں نهو *

اب ميں اپنے پرانے دوست كاشف الغطا اور اپنے نئے مهربان كشاف حقيقت سے نهايت دلي درد سے ايک بات كهنے كي اجازت چاهتا هوں اگر وه تهوڑي دير كے ليئے اپنے دل كو نرم كرليں اور چند لمحه كے واسطے منصف بنجاويں —

سر كنم شكوه اگر تاب شنيدن داري
سينه بشگافم اگر طاقت ديدن داري

اے حضرات جامعان فضل و كمال — اگر آپ كو اپني تحريروں سے صرف تهوڑي دير كے ليئے دل خوش كرنا اور چند لحظه كے ليئے مجلس كو گرم كرنا هی تو خير هم منع نهيں كرتے آپ كي خوشي كو روک نهيں سكتے آپ شوق سے ذاتي عيوب كو لوگوں كے كهولئيے اور رشک سودا بنئيے ليكن اگر اسلام اور مسلمانوں كي همدردي مقصود هی اور تهذيب الاخلاق يا دارالعلوم سے مذهبي يا اخلاقي يا اور كسي قسم كي خرابيوں كا خيال هی تو نهايت خوبي كي بات هی كه آپ أس پر بحث فرمائيئے مگر قبل مخالفت كے مخالفت كا وه مضمون جو تهذيب الاخلاق ميں چهپا هی كسي وقت كا وظيفه چهوڑكر غور سے پڑهه ليجيئے كيونكه ميں نهايت افسوس سے كهتا هوں كه هنوز آپ لوگوں كو مخالفت كرني بهي نهيں آتي *

آپ يقين كيجيئے كه هم آپ كي مخالفانه تحريروں كو بهت غور سے پڑهينگے اور نهايت انصاف سے ديكهينگے اور اور لوگوں كو بهي هماري رايوں كا آپ كي تحريروں سے مقابله كرنے كا عمده ذريعه مليگا *

غالباً آپ اسے تسليم كرينگے كه عموماً لوگوں نے مجادله اور مكابره كو مباحثه سمجهه ركها هی اور بجاے تحقيق حق كے مخالف پر الزام اور تهمت لگانے اور أس كي تمام باتوں كو غلط اور باطل ٹهرانے كو مايه ناز ٹهرالیا هی صدها كتابيں شيعوں نے سنيوں كے رد ميں هزارها رسالے سنيوں نے شيعوں كے جواب ميں لكهه ڈالے مگر بهي غلط خيال دونوں كو تحقيق حق يا تسليم حق كا مانع رها آخر حب و بغض كي وه نوبت پهونچي كه مذهب بهي أن كالي دينے والوں پر لعنت كرتا هوگا پس جب تک يهه خيال آپ لوگ اپنے دل سے نه نكال ڈالينگے بجاے فائده كے خود اپني قوم كا آپ نقصان كرينگے *

ميں تسليم كرتا هوں كه بلا شبهه تهذيب الاخلاق نے بڑي تبديلي خيالات ميں پيدا كي هی اور ايک ايسا انقلاب پيدا كرنے كا سامان جمع كرديا هی جو پہلے سے كبهي كسي كے خيال ميں بهي نه تها اور

دارالعلوم کي تجويز بهي ايک نئي دنيا قايم کرنے کي تجويز هی جسکا نقشہ عموماً مسلمانوں کے خيال ميں بهي نهيں آسکتا مگر ديکهنا چاهيئے کہ اُس کا اثر کيا اور کيسا مسلمانوں پر هوگا ٭

تہذيب‌الاخلاق کا اثر ظاهر هی کہ اُس نے اپني پر زور فصيح تحريروں سے ايک طرف تو غير قوموں کو دکها ديا کہ اسلام اُس پستي اور تاريکي کي حالت ميں نهيں هی جو وہ خيال کرتے تهے بلکہ وہ ايک روشن آفتاب هی جو سياہ بدليوں ميں چهپا هوا تها دوسري طرف مسلمانوں کو هوشيار کرديا کہ وہ اُس گهرے عميق تاريک بے تهاہ گڑهے کے کنارہ آگئے هيں جس ميں گرنے سے جان کا انديشہ هی ٭

هاں اُس نے ايک اُن مردہ دلوں ميں ايک کهلبلي ڈال دي هی جن کو لوگ زندہ جانتے تهے اور اُن طبيعتوں ميں ايک شور پيدا کرديا هی جن ميں اسي قسم کي تحريک کي قوت باقي نہ تهي اُس نے رسم تقليد تعصب جاري براٹيوں کے کهودنے کي بهي جڑ قايم کر دي هی اُس نے لوگوں کے خيالات ميں بهي ايک تبديلي پيدا کرنے کي راہ نکالي هی اور جهاں تک خيال کيا جاوے مقصود اُس کا مسلمانوں کي بهلائي کے سوا کچهہ نهيں ٭

اگر آپ کو اُس کے بعض يا کل مضمون مضر معلوم هوں اُن سے علمي اخلاقي مذهبي براٹي پيدا هونے کا انديشہ هو اُس کي غلطياں بتائيے اور اصلاح کيجيئے دل ما شاد چشم ما روشن ٭

اگر آپ کو اُس کے مذهبي مضامين سے رنج هوتا هو جسے هم بهي جانتے هيں کہ ضرور رنج هوتا هوگا مگر ذرا انصاف کيجيئے اور همکو بتا ديجيئے کہ وہ کونسا مذهبي مضمون لکها گيا هی جو کتاب و سنت سے مدلل نهو اور جس کو نهايت مضبوط دليلوں سے ثابت نہ کيا هو اور جس ميں بڑے بڑے عالموں محققوں کے قول کي سند پيش نہ کي گئي هو اب رها يهہ امر کہ من حيث‌المجموع کل يا بعض مضامين ميں غلطي هي هوئي هو تو کيا اس سے اکيلے هم کافر هوسکتے هيں بلا شبهہ قبل اس کے کہ آپ کا کفر کا فتوی هم تک پهونچے اُن پر هم سے پهلے پهونچيگا جو هم سے پهلے همارا ساتهہ دے گئے هيں ٭

آپ يقين فرماويں کہ هم کو هرگز منظور نہ تها اور نہ هی کہ هم مذهبي مضامين اس پرچہ ميں لکهيں مگر کيا کيجيئے —

ز فرق تا بقدم هر کجا کہ مي نگرم
کرشمہ دامن دل ميکشد کہ جا اينجاست

هر امر ميں معاشرت کي تمدن کي تعليم کي تربيت کي مذهبي مزاحمت هوتي هی اور اس ليئے اُس کي تحقيق کي ضرورت پڑتي هی اور بمجبوري اُن غلطيوں کا جن سے اصل مذهب پر الزام آتا هی ظاهر کرنا پڑتا هی اور پهر بهي اب نهايت لاچار هوکر ميں يهہ لکهتا هوں کہ موجودہ حالت مذهب کي ترقي مانع هر قسم کي ترقيات کي هی اور اسے ميں ثابت کرتا هوں ٭

مسلمان خيال کرتے هيں کہ مذهب کي رو سے کافروں سے صحبت کرنا اختلاط رکهنا منع هی — ميں خيال کرتا هوں اگر يهہ سچا مسئلہ شريعت کا هی تو مسلمانوں کو چارہ نهيں هی سوائے اس کے کہ يا تو اُن سے جزيرہ انڈمان بهرا جاوے يا وہ شمالي افريقہ کے حصہ کو جاکر آباد کريں کيونکہ وہ کسي هندو سے صاف نهيں مل سکتے وہ کسي انگريز کو اچها جان نهيں سکتے وہ اُن سے صاف طبيعتي اور سچائي اور محبت سے اختلاط و ارتباط نهيں رکهہ سکتے تو پهر وہ اُن ملکوں ميں جهاں غير قوموں کے اختلاط و ارتباط بغير ايک دن زندگي کي کوئي ادنی ضرورت بهي پوري نهيں هوسکتي کيونکر رہ سکتے هيں اُس حالت ميں کہ وہ اپنے مذهب پر بهي قايم رهيں ٭

اب ميں زمانہ گذشتہ اور زمانہ حال پر نظر کرتا هوں کہ مسلمانوں نے اس کي نسبت کيا خيال کيا اور کيسا برتاؤ کيا سو اول ميں هادي اور هماري دنيا کے هادي روحي فداہ کا يهہ معاملہ ديکهتا هوں کہ جب نجاشي کے ايلچي آئے جنکا مذهب رومن کيتهلک تها تو آپ نے خود اُن کي خدمت کي اور صحابہ کي درخواست پر فرمايا کہ اُنهوں نے ميرے ياروں کي خدمت کي تهي ميں اُس کي تلافي چاهتا هوں خاص مسجد نبوي ميں رومن کيتهلک عيسائيوں کو نماز پڑهنے کي اجازت دي — کيا يهہ وهي برتاؤ هی جو مسلمان نسبت غير مذهب والوں کے از روے اپنے مذهب کے خيال کرتے هيں — پهر حال کے زمانہ پر نظر کرتا هوں تو سلطان روم کو مع مليا ملکہ کے پيرس ميں شاهنشاہ نيپوليين کے ساتهہ ايک ميز پر بيٹها هوا کهانا کهاتے اور ملکہ معظمہ اور ولي عهد سلطنت کے ساتهہ دوستانہ برتاؤ کرتے پاتا هوں کيا يهہ لوگ کافر نهيں هوں ضرور هيں اگر مسلمان هوتے تو شاہ بخارا يا خان خيوا کي طرح اپنے وحشيانہ برتاؤ سے ساري دنيا ميں روسياہ هوتے مسلمانوں کو آدميت اور انسانيت سے کيا علاقہ اُن کو اسي کے اختلاط ارتباط سے کيا سروکار ٭

ان حالات پر بهي هم نظر نهيں کرتے کيونکہ اگلي حالتوں کو صدها برس گذر گئے کون جانے کيا سچ هی کيا غلط روم ميں بهي جو هزارها کوس دور هی الله کو خبر هی کہ يهہ معاملہ صحيح هی يا جهوٹهہ هم خود هندوستان کے حال پر نظر کرتے هيں اور نہ اور لوگوں بلکہ خود اپنے کافر کهنے والوں کے حال پر تو کيا پاتے هيں کوئي کسي بابو کے هاتهہ ميں هاتهہ ڈالے باغ کي سير کر رها هی کوئي کسي سيٹهہ کا پگڑي بدل بهائي هونے پر ناز کرتا هی کسي کا هاتهہ اُس کي بغل ميں

STATE CENTRAL LIBRARY HYDERABAD

هى جو ابهي كاني كي پوجا كركے آيا هى اسي كي مسند أس كے قدموں كے واسطے خالي هو رهي هى جس كے پانو كي گرد هندو كے طراف سے بهري هوئي هى هندوؤں كے ساتهه دوستي هى اختلاط هى ارتباط هى تو كيا يهه سب مسلمان مسلمان نهيں هيں بلاشبهه كافر هيں كيونكه أن كے دل ميں وه بات نهيں هى جسكا برتاؤ وه ظاهر ميں كرتے هيں — هندوں كو بهي جانے دو انگريزوں هي كے ساتهه جو برتاؤ هى أسپر نظر كرو جن كے ساتهه كسي قسم كا اختلاط ركهنا هي كفر سمجها جاتا هى — بڑے بڑے مسلمانوں كي مسلماني أس وقت معلوم هوجاتي هى جبكه كسي سوئيل انگريز كے ساتهه كچهه تعلق هوجاتا هى أن كي خوشامد چاپلوسي عاجزانه بات چيت پر اسلام كا نور چمكتا هى اور اگر اسي سے دوستي هوگئي تب تو أس مسلمان كي قدر و وقعت كي اور اپنے فخر و ناز كي كوئي حد باقي نهيں رهتي — چنانچه مجهے ياد هى كه جب شاهزاده ايڈنبرا كو كانپور ميں ايڈريس ديا گيا تها تو همارے ايك مولانا قبلهٔ نے أسے نهايت خوشي سے پيش كيا تها اور يهه كها تها كه ايسے مهمان كے قدم همارے سر پر همارى آنكهوں پر — أس وقت اس كهنے پر اسلام نے ضرور أنكا موتهه جنت كي شكر سے بهر ديا هوگا باقي رهي عام دوستي انگريزوں سے وه ظاهر هى كه أسكا سبب نه مسلمانوں كا اسلام هى بلكه أن كي ذليل حالت كه انگريز أن كو دوستي كے لايق هي نهيں جانتے ورنه مسلمان اپني طرف سے هر طرح كي خدمت كرنے كو حاضر هيں چه جاے دوستي و محبت وه خداوند كهنے پر مستعد هيں هاتهه جوڑنے كو موجود هيں ركوع كرنے اور قدموں كے چومنے تك كو طيار هيں ✽

كيوں جناب كاشف الغطا اور كشاف حقيقت ان حالات پر نظر كركے بيني و بين الله يهه فرماديجيئے كه يهي اصلي اسلام هى اور كيا ايسے هي لوگ مسلمان هوتے هيں اور ايسے هي اسلام كو آپ قايم ركهنا چاهتے هيں اور امي سے مسلمانوں كي عزت كي توقع هى حاشا ثم حاشا يهه وه باتيں هيں كه مسلمان تو هنود كافر ميبناد ✽

پس همارے پرچه تهذيب الاخلاق كا قصور هى تو يهه هى كه وه سچائي سكهاتا هى اور دل اور ظاهر كو يكساں ركهنے كي نصيحت كرتا هى هاں كافر مسلمان بننے كو منع كرتا هى ✽

بڑا بهاري كفر جو آپ سے أٹهائے بهي نهيں أٹهتا وه كيا هى انگريزوں كے ساتهه كهانا سو اول تو آپ أن اصحاب رسول كو كافر بتائيئے جنهوں نے بيت المقدس كے گرجے ميں عيسائيوں كي دعوت كهائي هى پهر أن مسلمان فخر اسلام بادشاهوں كي تكفير كيجيئے جنهوں نے صيدا اور دمشق كے عيسائي اميروں كو اپنے ساتهه كهلايا تها پهر أن تمام مسلمان تركوں پر لعنت كيجيئے جو روز مرغياں چٹ فرماتے هيں اور أن خليفة الله ظل الله كو جنكا خطبه مكه كے اونچے منبر پر صبح شام پڑها جاتا هى كرسٹان بتائيئے جو فرانس اور لندن اور اسٹريا كے بادشاهوں كے ساتهه هم نواله اور هم پياله رهتے هيں جب ان سب كي تكفير سے كچهه كفر بچے تو خير بنارس اور مرزا پور بهي بهيجديجيئے مگر مجهے تو اُميد نهيں هى كه كچهه بچے كيونكه كيا وه لوگ محروم رہ جاوينگے جو بت پرستوں كے پگڑي بدل بهائي بن كو أن كي جهوٹي پوريان چٹ اور چماو حلوائيوں كے مگد كے لڈو فتح فرمايا كرتے هيں أن كے ليئے بهي تو كچهه آخر حصه چاهيئے ✽

اے حضرات ذرا گردن جهكائيئے كچهه تو انصاف كيجيئے كه كيا دل ميں هى اور كيا زبان پر كهتے كيا هو كرتے كيا هو حالت كيا هى اور نصيحت كيا هى اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم و انتم تتلون الكتاب افلاتعقلون ✽

ميں اسوقت زياده لكهه نهيں سكتا صرف محبت اور ارتباط پر اس مضمون كو ختم كرتا هوں آينده انشاء الله چند مريضے امي كے متعلق اور لكهونگا ✽

راقـــــــم
مهدي علي

نمبر ١٥٨

مهمان و ميزبان

مهماني اور ميزباني كي خوبياں اور بركتيں ايسي صريح اور صاف هيں كه أن كے بيان كي كچهه حاجت نهيں هى — آپس ميں محبت اور ارتباط بڑهانے كے واسطے يهه رسم بهت هي موثر ثابت هوئي هى اس رسم سے غير بهي اپنے هوجاتے هيں بلكه دشمن بهي دوست بن جاتے هيں اور أسي كے جاري ركهنے سے قريب تر عزيزوں كي قدرتي محبت ميں بهي كمي آجاتي هى — پس جو هى اسقدر مفيد هو مناسب هى كه وه هر ايك قسم كے نقصانات اور خرابيوں سے پاك و صاف رهے ورنه أس كے تمام فائدے برباد هوجاوينگے — ليكن جس طريقه پر اس عرصه ميں هم لوگوں ميں مهماني اور ميزباني هوتي هى وه كچهه مفيد نهيں هى بلكه اعتراض كے قابل هى اور كچهه شبهه نهيں كه موجوده رسم و رواج كے سبب سے اكثر اوقات مهمان اور ميزبان دونوں كو تكليف هوتي هى اسليئے ضرور هى كه مسلمان موجوده طريقه مهماني اور ميزباني پر غور كريں اور جسقدر اصلاح أس ميں ضروري هو وه عمل ميں لاويں ✽

اب هم أن خرابيوں كا بيان كرتے هيں جو قابل اعتراض هيں، سب سے بڑي غلطي جو اكثر مهمانوں كي طرف سے هوتي هى وه يهه هى

مہمان و میزبان

مہمان و میزبان

کہ وہ اپنے میزبان کو پہلے سے اپنے آنے کی خبر نہیں کرتے حالانکہ اس بے خبر وارد ہونے سے میزبان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے اور خود مہمان کو بھی تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے علاوہ اس کے اس طرح پر بے خبر کسی کے مکان پر بطور مہمان کے وارد ہونا خلاف تہذیب بھی ہے *

اکثر یہہ ہوتا ہے کہ گھر والے کھانے سے فارغ ہوجاتے ہیں اُس کے بعد مہمانوں کی آمد ہوتی ہے اور اُسوقت ایک تازہ تشویش پیش آتی ہے ادھر تو کھانے کا کچھہ سر انجام نہیں ہوتا اور اودھر یہہ خیال ہوتا ہے کہ مہمانوں کے واسطے کھانے میں دیر نہ ہو — نوکر چاکر جنکو ہر بارہ پہر جوتہ جھونکنا پڑتا ہے جدا دل میں ناخوش ہوتے ہیں اور اگر ابھی رات کو ناوقت یہہ مہمانداری پیش آگئی تو اَور زیادہ مصیبت آتی ہے اور یہہ آفت خاص کر اُن مقامات میں زیادہ آتی ہے جو ریل کے اسٹیشنوں سے قریب ہیں اب یہہ ہوتا ہے کہ رات کے گیارہ یا بارہ بج گئے ہیں یا رات ڈھل گئی ہے اور چھوٹہ بڑہ ہی سب لوگ اپنے آرام کی نیندیں لے رہے ہیں کہ یکایک دروازہ پر سے آوازیں آنی شروع ہوئیں [کواڑ کھولو کواڑ کھولو] پھر بعض سونے والے ایسے غافل سوتے ہیں کہ مشکل سے جاگتے ہیں یا دروازہ سے بہت فاصلہ سے ہوتے ہیں یا جاڑوں کے موسم میں مکانوں کے اندر کواڑ بند کرکے سوتے ہیں ایسی صورت میں بے خبر آنے والے مہمان کو گھڑیوں پکارتے پکارتے اور چلاتے چلاتے اور کواڑ کھٹکھٹاتے اور زنجیریں ہلاتے گذر جاتے ہیں اور جب ان تمام مشکلات کے بعد کواڑ کھلے اور صاحب خانہ بھی بڑی بے لطفی اور تکلیف کے ساتھہ جگایا گیا تو اب خیال کرلینا چاہیئے کہ اُس غریب پر اُسوقت کیا گذرتی ہوگی — پھر کبھی یہہ ہوتا ہے کہ مکان مختصر ہے یا اُس میں پہلے سے اور مہمان فروکش ہیں اور مکان میں زیادہ جگہہ نہیں ہے یا صاحب خانہ کسی ایسی تشویش میں ہے کہ اُس کو اپنے مہمانوں سے باطمینان و خوشی ملنے کی فرصت نہیں ہے ان تمام باتوں کے لحاظ سے ضرور ہے کہ اپنے آنے سے قبل اپنے میزبان کو حتی المکان اطلاع دی جاوے اور نہایت صفائی قلب اور دوستی کی بات یہہ ہے کہ اگر کسی وقت میزبان یہہ اطلاع دے کہ مجھکو ملنے کی فرصت نہیں ہے تو بغیر کسی ملال خاطر کے اپنے ارادہ کو ملتوی کرنا چاہیئے میں نے بعض اوقات یہہ بھی دیکھا ہے کہ ایسے میزبان نے اپنی تکلیف بچانے کے واسطے یا مہمان کے آرام کی نظر سے مہمان کو کسی اور مکان میں اوتارا تو مہمان نے دل میں بہت ہی برا مانا حالانکہ میزبان کا یہہ برتاؤ کسی طرح اعتراض کے لایق نہیں ہوتا بلکہ بڑی عمدہ بات خیال کی جاتی ہے *

بعض لوگوں کا یہہ خیال ہوگا کہ جن خرابیوں کا ذکر اس مضمون میں ہے وہ صرف اُس حالت سے متعلق ہیں جب کہ مہمان اور میزبان میں باہم نہایت دوستی نہو مگر یہہ خیال غلط ہے اس لیئے کہ یہہ ایسے امور ہیں جو بطور واقعات کے پیش آتے ہیں جنمیں زیادہ دوستی ہونے یا نہونے کو کچھہ مداخلت نہیں ہے *

تیسری اس بے خبر آنے کا نتیجہ یہہ بھی ہوتا ہے کہ اصل مقصود فوت ہوجاتا ہے جس سے ملنا مقصود ہوتا ہے وہ مکان پر نہیں ملتا اور زیادہ افسوس اُسوقت ہوتا ہے جب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آج ہی یا ابھی آپ کے تشریف لانے سے تھوڑی ہی دیر پہلے وہ فلاں مقام کو سوار ہوگئے اور تب حسرت کے ساتھہ وہاں سے لوٹ جانا ہوتا ہے اور یہہ ایک کافی سزا اپنے بلا اطلاع آنے کی اُسوقت آنے والے کو ملجاتی ہے *

اس بے خبر آنے کے علاوہ چند اور خرابیاں بھی بیان کے لایق ہیں جنمیں سے ایک یہہ ہے کہ بعض میزبانوں کے مزاج میں تکلف اسقدر ہوتا ہے کہ اُنکا مہمان بھی تنگ آجاتا ہے اُن تکلفات کی وجہہ سے کھانا اکثر دیر میں ملتا ہے اور تکلیف ہوتی ہے اور میزبان کو بھی زیادہ عرصہ تک اپنے عزیز مہمان کا قیام ناگوار معلوم ہونے لگتا ہے اور اُس کے آنے کی وہ ساری خوشی اُس کی موجودگی ہی میں جاتی رہتی ہے *

سعدی علیہ الرحمۃ کسی مقام پر اپنے ایک دوست کے ہاں مہمان ہوئے اُن کے دوست نے بہت اہتمام سے اُن کی مہمانداری کی بہت تکلف کے کھانے پکوائے اور بڑی شان کے ساتھہ دستر خوان چنا گیا شیخ نے جب یہہ سامان دیکھے تو بے اختیار اُس کی زبان سے یہہ نکلا ہاے دعوت شیراز صاحب خانہ نے یہہ سمجھا کہ دعوت کے اہتمام میں کچھہ کمی رہی اس لیئے اُس نے دوسرے تیسرے وقت میں بیش از بیش اہتمام کیا لیکن ہر مرتبہ شیخ نے وہی افسوس ظاہر کیا آخر شیخ نے جب دیکھا کہ اب میزبان کو بہت تکلیف ہوتی ہے تو اُس نے اپنی اقامت کو مختصر کیا اور میزبان سے رخصت ہوا — کچھہ عرصہ بعد اُن کے اُس میزبان کا گذر شیراز میں ہوا اور شیخ کے ہاں اُترا اور دل میں اس بات سے بہت خوش تھا کہ اب شیراز کی دعوتوں کے اہتمام دیکھنے میں آوینگے جب کھانے کا وقت آیا تو شیخ گھر میں گیا اور وہاں سے وہی روزمرہ کا سیدھا سادھا کھانا لے آیا اور اپنے دوست کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ بسم اللہ کیجیئے — اُسوقت شیخ کے دوست کو بہت ہی حیرت ہوئی اور اُس نے آہستہ آہستہ کھانے کی طرف ہاتھہ بڑھایا اور کھانا شروع کردیا شیخ نے اُس کی حیرت کو دیکھکر کھانا کھا چکنے کے بعد اُس سے کہا کہ اے دوست دعوت شیراز سے میرا یہی مطلب تھا تمنے میرے واسطے بہت سا تکلف کیا جسکا نتیجہ یہہ تھا کہ اگر میں زیادہ قیام کرتا تو تمکو سخت ناگوار گذرتا اور میری

مهمان و ميزبان

مهماني خوشي کي جگهه ملال سے مبدل هوجاتي اسي ليئے مهنے اُسوقت مجبور هوکر اپني مدت اقامت کو مختصر کيا اور جس غرض سے ميں وهاں گيا تها وه بهي پوري نه هوئي نه ميں اچهي طرح وهاں ٹهرسکا نه سير کرسکا اور جلدي سے رخصت هوا يهاں اب آپ جسقدر مدت تک چاهيں قيام کريں جتنے روزوں آپ رهينگے ميري خوشي بڑهتي جاويگي *

ميرا مطلب اس حکايت سے يهه نهيں هی که اپنے دوستوں کي مهماني کے زمانه ميں اُن کي خوشي خاطر کے ليئے مطلق توجهه نکي جاوے نهيں بلکه ميرا يهه مطلب هی که جو کچهه کيا جاوے ايسے اعتدال سے کيا جاوے جو آينده نبهه سکے اور مهمان کے قيام سے سواے خوشي کے دوسري بات حاصل نهو *

ان تکلفات کے علاوه ايک اور اهتمام بهي جو اکثر عمل ميں آتا هی مهمان اور ميزبان دونوں کے ليئے سخت تکليف کا باعث هوتا هی اور وه مهمان اور ميزبان کا ساتهه کهانے پر اصرار کرنا هی اگر اتفاق سے اُن ميں سے کوئي باهرکو چلا گيا اور آنے ميں دير هوئي تو دوسرے صاحب اُن کے منتظر رهتے هيں اور کهانا نهيں کهاتے اور جب زياده دير هوتي هی توجي ميں نهايت تنگ هوتے هيں — تلاش کے واسطے چاروں طرف کو آدمي دوڑائے جاتے هيں اور جب بڑي سي دير کے بعد دوسرے صاحب آئے تب کهانا نصيب هوتا هی اگر اتفاق سے کسي صاحب خانه نے بلا انتظار اپنے مهمان کے کهانا کها ليا اور مهمان صاحب بعد کو آئے تو بهت کم مهمان اس مزاج کے هوتے هيں جو ميزبان کے اس برتاؤ سے برا نه مان جاتے هوں — ميںنے خود ايک دفعه يهه ديکها هی که ايک مهمان جو باهر کو گئے هوئے تهے جب وه ايک بجے تک بهي نه آئے اور صاحب خانه نے ظهر کي نماز بهي پڑه لي تب مجبور هوکر بلا انتظار مهمان کے کهانا کها ليا اُس کے بعد مهمان صاحب سير کرکے بهوکے پياسے واپس تشريف لائے اور تهککر بيٹهه گئے اور فرمانے لگے که آج تو مر مٹے جس سے صاف معلوم هوتا تها که بهوک بهي اُنکو لگي هوئي هی اور بشره سے بهي ايسا هي ظاهر هوتا تها ليکن جب اُنهوں نے يهه سنا که صاحب خانه نے کهانا کهانے ميں ميرا انتظار نهيں کيا تو نهايت هي برا مانا يهاں تک که کهانا بهي نه کهايا اور يهه عذر کرديا که ميں بهي کهانا کهاچکا ايک دوست مل گئے تهے اُنهوں نے بغير کهانا کهلائے نه اُٹهنے ديا — اب غور کرنا چاهيئے که ان حماقتوں کا کيا نتيجه هوگا کيا اس مهماني اور اس ميزباني سے کچهه محبت اور خوشي بڑه سکتي هی *

ايک اور خراب طريقه يهه هی که مهمان کو کوئي موقع تخليه اور آرام کا نهيں ملتا اور يهه خرابي دو وجهه سے پيدا هوتي هی اول اس ليئے که همارے مکانات کا طرز خراب هوتا هی دوم ملنے جلنے کا طرز بهي اچها نهيں هی همارے مکانات اس طرح پر علحده علحده حصوں ميں تقسيم نهيں هوتے که هر ايک شخص کے ليئے بغير اسکے که اوروں کو تکليف هو آرام کے ساتهه تخليه ممکن هو ايک هي کهلا هوا مکان هوتا هی وهي اپنے بيٹهنے اُٹهنے کا وهي مهمانوں کے قيام کا — اگر کوئي بيمار هی تو اُسي مکان ميں هی چبوتره کے نيچے ڈل بچها بهي اُسي کے سامنے چڑها هوا هی ايک طرف کو ملاں لڑکے بهي اُسي مکان ميں پڑها رهے هيں وغيره وغيره اور اس ليئے صاحب خانه مجبور هوتا هی اور اپنے مهمان کے ليئے کوئي موقع تخليه کا آساني سے موجود نهيں کرسکتا — اس خرابي کا دور کرنا بالفعل غربا اور متوسط الحال شخصوں کے اختيار سے باهر هی ليکن امراء کو اسطرف توجهه کرنا ضرور هی چنانچه بعض امرا اپنے نو تعمير مکانوں ميں اس قسم کي رعايتيں اب ملحوظ رکهتے هيں يا اُنکے متعدد مکانات هوتے هيں جنکي وجهه سے يهه دقتيں اُن کو کمتر پيش آتي هيں ليکن اکثر امراء کو اب تک بهي اس طرف توجهه نهيں هی اور اُن کي پچاس پچاس هزار اور ايک ايک لاکهه روپيه کي عمارتيں ابتک بهي اکثر اُسي پرانه نقشه پر بنائي جاتي هيں جنميں نه سردي کا آرام نه گرمي کا نه مهمان کے ليئے کوئي تخليه ممکن نه اپنے ليئے پس اگر امراء اس طرف توجهه کريں تو آخرکار متوسط الحال شرفا بهي اُن کي پيروي کريں اور رفته رفته غرباء بهي حتي الامکان اُنهيں کي تقليد کرنے ميں ساعي هوں *

ايک اور تکليف مهمان اور ميزبان کے طرز ملاقات سے پيدا هوتي هی جسوقت مهمان کسي اپنے دوست يا عزيز و قريب کے مکان پر وارد هوا صاحب خانه اور اُس کے اور عزيز و اقارب اور دوست و آشنا سب اُس مهمان غريب کے گرد هوئے اور گهڑيوں اور گهنٹوں بلکه پهروں اُس کے پاس بيٹهنا شروع کيا ايک صاحب اُٹهکر تشريف لے گئے تو دو صاحب اَور آ موجود هوئے غرض هر وقت يهه جلسه اُس کے پاس رهنے لگا اب جتنا کوئي مهمان کسي کو عزيز هوا اُسي قدر يهه اهتمام زياده هوتا هی اور زياده عزيز کي مٹي زياده خوار هوتي هی — بهت هي کم همارے هاں ايسے بے تکلف مهمان هوتے هيں جو اس جم غفير کا کچهه ادب اور لحاظ نهيں کرتے اور اپنے آرام ميں خلل نهيں ڈالتے — اور ميزبان بهي ايسے بهت کم هيں جو اپنے مهمان کي تکان راه اور صعوبات سفر کے لحاظ سے اُس کے آرام و آسايش کا خيال کرتے هوں اور بخوشي خاطر اُن کو ايسا موقع ديتے هوں که جب تک وه چاهيں آرام کريں اور خط و کتابت وغيره کا جو کچهه شغل وه چاهيں تخليه ميں اطمينان کے ساتهه کرسکيں — ايک اور بڑي مشکل يهه هی که مهمان بهي چونکه هماري هي جنس سے هوتے هيں اور

مہمان و میزبان

اسی قسم کے تپاک اور طرز ملاقات کے عادی ہوتے ہیں اِسلیئے ایسا بھی اکثر ہوتا ہی کہ اگر کوئی میزبان یا میزبان کا کوئی عزیز و قریب اپنے مہمان کے پاس زیادہ حاضر نرہے تو مہمان صاحب بھی برا مان جاتے ہیں اور حماقت سے یہہ سمجھکر کہ ہماری کچھہ قدر و منزلت نہوئی خود اپنی نظروں میں حقیر اور تھوڑے تھوڑے ہونے لگتے ہیں اِس لیئے صاحب خانہ اپنے مہمان کے سر پر ہر وقت ایک بک بک کرنے والا بھوت متعین کرنے پر مجبور ہوجاتا ہی — اب دیکھنا چاہیئے کہ یہہ کیسی کچھہ دقت اور تکلیف کی بات ہی اور چونکہ ہم خواہ بحیثیت مہمان اور خواہ بحیثیت میزبان اس قسم کی تکلیفیں جھیلنے کے عادی ہو رہے ہیں اور اپنے بیش بہا وقت کو رائگان کھونے میں نہایت مشاق ہیں اِسلیئے یہہ برتاؤ ہمکو کچھہ زیادہ ناگوار نہیں گذرتا ورنہ وہ شخص جو اپنے وقت کی کچھہ بھی حفاظت کرتا ہو ایک دن کے واسطے بھی کبھی کسی کے ہاں اس طرح مہمان ہوکر یا اپنے کسی ملنے والے کا میزبان ہوکر خوش نہیں رہ سکتا *

مہمانی اور میزبانی کی ان تمام مذکورۂ بالا مصیبتوں کے علاوہ اور بہت سی ایسی ہی بیہودہ باتیں ہیں جو ہم لوگوں میں رائج ہیں اور جنکے بیان کرنے کے واسطے ایک مستقل رسالہ مرتب ہونا چاہیئے اِس لیئے میں اُن کی طول و طویل تفصیلوں میں پڑنا ضروری نہیں سمجھتا اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ بڑی بڑی خرابیاں جنکا میں اوپر ذکر کیا رفع ہوجاویں تو اور چھوٹی چھوٹی خرابیاں بھی جو اُنھیں بڑی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں خود بخود رفع ہوجاوینگی لیکن ختم مضمون پر اُس تازہ مصیبت کا تذکرہ البتہ مناسب ہی جو مہمان کو رخصت کے وقت فرمان واجب‌الاذعان آمدن بہ ارادت و رفتن بہ اجازت سے پیش آتی ہی *

مہمان نے اب ڈرتے ڈرتے اور نگاہیں نیچی کرکے صاحب خانہ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہی مگر صاحب خانہ نے صاف انکار کیا مہمان ہرچند منت کرتا ہی اور اپنی سخت سخت ضرورتیں بیان کرتا ہی لیکن صاحب خانہ راضی نہیں ہوتے اُس مجلس میں اور جسقدر صاحب موجود ہوتے ہیں وہ بھی اپنا فرض بھی سمجھتے ہیں کہ صاحب خانہ کی تائید کریں وہ بھی مہمان کو قیام کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور اُس بیکسی کے گھنٹے میں ایک متنفس بھی ایسا نہیں دکھائی دیتا جو خدا لگتی ہوئی کہے اور مہمان کی بیکسی پر ذرا بھی رحم کرے کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی آپ کہاں جاوینگے کوئی فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا کہنا نیچے نہ ڈالیئے — خان صاحب صرف رخصت سے جدا تیوری چڑھائے ہوئے فرماتے ہیں کہ ابھی نہ ابھی تو آپ تشریف لائے اور آتے ہی جانے کی ٹھانی آپ کے اس آنے سے نہ آنا بہتر تھا دنیا کے کام چلے ہی جاتے ہیں یہاں آپ کب کب آتے ہیں — المختصر یہاں تک اُس مہمان کو تنگ کیا جاتا ہی کہ وہ سخت رنج میں مبتلا ہوجاتا ہی اور اپنے دل میں کہتا ہی کہ الٰہی میں کس عذاب میں آگیا اور کیونکر اس سے نجات ہوگی اور اپنے آنے پر نہایت افسوس کرتا ہی اور قہر درویش بر جان درویش ایک دو مقام کرنے پر مجبور ہوجاتا ہی — پھر کیا یہہ قیام فریقین میں کچھہ محبت اور خوشی کو بڑھا سکتا ہی — نہیں ہرگز نہیں بڑھا سکتا بلکہ برعکس اُس کے دلوں کو رنجیدہ کردیتا ہی *

اگر کوئی شخص بے حیا مہمان ہوا اور اُس نے ڈھٹائی سے اپنے شفیق میزبان کے اصرار پر کچھہ خیال نہ کیا اور سمجھانے والوں کی بات بھی نہ مانی اور جانے کا ارادہ مصمم ہی کرلیا تو اب یہہ جنجال کسی طرح اُسکا پیچھا نہیں چھوڑتا کہ کھانا کھاکر جانا ہوگا اور یہہ اصرار خاص کر اُن مقامات میں مہمانوں کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہی جہاں ریل کے اسٹیشن قریب ہیں اور مسافروں کو ریل کے ذریعہ سے سفر منظور ہوتا ہی اکثر یہہ ہوتا ہی کہ اثناء سفر میں کوئی دوست اپنے دوست سے ملنے کے واسطے جو اسی اسٹیشن سے قریب ہوتا ہی اُترا اور یہہ ارادہ کرلیا کہ دوسرے وقت کی ریل میں چلا جاؤنگا ایسے مسافروں سے بھی جب وہی معمولی تکلف آمیز جھگڑے اور قصے پیش آتے ہیں تو اُنکو سخت حیرانی ہوتی ہی *

اودھر ریل کے وقت میں صرف ایک گھنٹہ یا ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہی یہاں صاحب خانہ کے ہاں نوکر بازار سے گوشت لیکر بھی نہیں لوٹا مہمان کہتا ہی کہ برائے خدا مجھکو رخصت کیجیئے لیکن صاحب خانہ اس میں اپنی نہایت ذلت سمجھتے ہیں کہ بغیر کھانا کھلائے یا کھانا ساتھہ لیئے مہمان گھر سے رخصت ہو — اب نوکر بھی بازار سے آگیا اور ریل کا وقت بھی بہت نزدیک پہونچا اور مہمان پر ایک سخت اضطراب کی حالت طاری ہوئی کبھی وہ اپنے اس خوف کو کہ ریل چلی جاویگی اور میں رہ جاؤنگا شرم سے ضبط کرکر چپکا ہو رہا اور کچھہ دیر کے بعد گھبرایا اور کئی دفعہ چلنے کے قصد سے اوٹھنا چاہا مگر صاحب خانہ نے نہ اُٹھنے دیا آخر جب وقت بہت ہی نزدیک آگیا اور صاحب خانہ کو بھی کچھہ ندامت سی ہوئی تو وہ اسی جلدی سے اُٹھے نوکر بازار کو پھر بھاگا گیا اچھہ مٹھائی بازار سے آئی کچھہ آدھا کچا آدھا پکا کھانا میزبان صاحب گھر میں سے لائے اور بہزار سرعت و شتابی مہمان نے دس پانچ لقمے کھائے اور تھوڑا سا کھاکر اوٹھہ کھڑا ہوا — میزبان صاحب اب بھی مصر ہوئے کہ آپ نے کچھہ نہ کھایا اور کھائیے غرض جس طرح سے ہوا وہ کمبخت مہمان صاحب خانہ سے رخصت ہوا سڑک پر ہوکر خدمتگار نے پان دیا اب مہمان صاحب بھاگکر بھاگے

۱۵ رجب سنه ۱۲۹۰ هجري
سنه ۱۳۰۳ نبوي

اسٹيشن کو چلے راسته ميں ريل کي آواز سنائي دي اور بهي ارمان بهرا هوا گاڑي والے سے تقاضه هوا که جلدي چلو اور کچهه جو پهونچکر انعام کا بهي وعده کيا گيا اُس نے بهي بے تحاشه گاڑي دوڑائي اور ريل چهوٹنے سے بهي پهلے اسٹيشن پر پهونچا ديا اور کرايه اور انعام ليکر علحده هوا اسٹيشن کے مزدور چلائے که پهلي گهنٹي هوچکي هی جلدي چلو ٹکٹ گهر ميں پهونچکر جلدي سے ٹکٹ ليا اتنے ميں دوسري گهنٹي بهي هوئي مياں اور مزدور دوڑے جب هي اسٹيشن کے اندر کے چبوترا پر آئے تيسري گهنٹي هوئي سيٹي بجي اور ريل نے آهسته آهسته آگے کو بڑهنا شروع کيا اب مهمان کمبخت حيران کهڑا هی اور حسرت کے ساتهه ٹرين کي اُس نرم نرم رفتار کو ديکهه رها هی اسباب والے مزدوروں نے سمجهايا که مياں آپ هي نے دير کردي جانا تها تو کوئي پهر پهلے سے آئے هوتے اب چلو دوسرے وقت کي ريل پر جانا يهه سنکر مهمان غريب لوٹا اور پهر گاڑي کرايه کرکے ميزبان صاحب کے مکان پر آيا راسته ميں سو سو طرح کے غمگين خيالات نے اُس کو رنجيده کيا جب مهمان صاحب مکان پر آئے تو ميزبان صاحب دور سے ديکهتے هي بے اختيار هنس پڑے اور فرمانے لگے که کهيئے ريل پر هو آئے آپ نے تو کمال کرديا تهوڑي هي دير ميں پهونچ بهي گئے اور پهر چلے بهي آئے هم تو پهلے هي کهتے تهے که آج نه جاؤ همارا کهنا نه مانا يهه اُس کي سزا هی *

اب هم اپنے ابناے جنس سے اس طريق مهماني اور ميزباني پر انصاف چاهتے هيں اور دريافت کرتے هيں که آيا يهه طريقه تبديل اور ترميم کے لايق هی يا نهيں کيا ايسے برتاؤ کي حالت ميں کوئي مهمان خوشي سے کسي اپنے دوست کے پاس آنے کا اراده کريگا — يهه کونسي آدميت هی که اپنے عزيز مهمان کي تمام ضرورتوں کي طرف سے آنکهيں بند کرکر قيام پر جاهلانه اصرار کيا جاوے ايسي مصيبت کي حالت ميں سفر کرنے والوں کو انواع و اقسام کي تکليف هوتي هی وه اپنے کوچ و مقام کا کوئي انتظام اپنے اختيار سے نهيں کرسکتے نه اپنے وقتوں کي تقسيم پر قادر هو سکتے هيں اور اس کے علاوه بهت سے هرج اور نقصان جو اس قسم کي مزاحمت سے پيدا هوتے هيں اور هوسکتے هيں اُن کي وجهه سے بجاے ملاقاتوں کي خوشي کے ايک قسم کا ملال اور رنج پيدا هو جاتا هی پس هماري غرض يهه هی که همارے اس مضمون کے پڑهنے والے همارے اس مضمون پر انصاف سے غور کريں اور جو رسم و رواج اصلاح کے قابل هيں اُس ميں مناسب اصلاح کريں

تا نه مهماني اور ميزباني کي خوشياں اور زياده هوں اور مهمان يا ميزبان کسي کو تکليف نه هو اور وه اصلاحيں جيسا هم نے اُوپر مفصل بيان کيا هی مفصله ذيل مراتب ميں هونا چاهيئے *

اول حتي الامکان بلا اطلاع کسي کے هاں آنے سے احتراز کرنا چاهيئے گو باهم کيسي هي بے تکلفي اور يگانگت هو جهاں تک ممکن هو اس قدر پهلے اطلاع دي جاوے که جواب بهي آسکے ورنه کم سے کم ايک دن پهلے ميزبان کو اطلاع هو جاوے اگر بوجه مجبوري يهه بهي نه هوسکے تو رات کے وقت حتي الوسع کسي کے مکان ميں پهونچنے سے کناره کيا جاوے مگر جب ايسي کوئي سخت ضرورت پيش آجاوے *

دوم دعوت ميں اس قدر تکلف نه کرنا چاهيئے جس سے اپنے عزيز مهمان کا قيام آخر کار نا گوار معلوم هونے لگے بيچ بيچ کي چال هميشه بهتر هوتي هی و خير الامور اوسطها *

سوم يهه خيال بهي که ميزبان و مهمان عموماً ساتهه هي کهانا کهاويں ترک کرنا چاهيئے کهانے کے معمولي وقت پر اگر کوئي فريق غير حاضر هو تو اُس کي حاضري کا انتظار نه کيا جاوے اور فريق غير حاضر کو دوسرے فريق کي اس کارروائي سے آزرده نه هونا چاهيئے *

چهارم تخليه کے موقع کا بهي جهاں تک ممکن هو خيال رکهنا چاهيئے تاکه مهمان اور ميزبان دونوں کو آرام هو هر وقت کے پاس اُٹهنے اور بيٹهنے سے تکليف بهي هوتي هی اور ملاقاتوں سے بهي جي گهبرا جاتا هی — اور اُمراء طرز عمارت کا بهي خيال کريں *

پنجم آمدن به ارادت رفتن به اجازت کے غلط اصول کو بهي منسوخ کرنا چاهيئے اور دونوں باتيں آنے والے هي کي مرضي پر منحصر کرني چاهيئيں تاکه هر شخص اپنے کوچ و مقام کا انتظام ٹهيک ٹهيک کرسکے *

واقم
مشتاق حسين
از مقام عليگڈه

بمقام عليگڈه — مطابع عليگڈه انسٹيٹيوٹ ميں چهپا اور حافظ محمد عبدالرزاق کے اهتمام سے شايع هوا